

سوغاتِ جمعہ

خطبہ نمبر ۲۲

موضوع

توبہ کی فضیلت و اہمیت

مرتب

مفتی محمد رضوان احمد مصباحی

ناشر

مجلس علمائے جھارکھنڈ

ڈائریکٹر

محمد ابوہریرہ رضوی مصباحی

فارمیٹنگ

احمد رضا مصباحی

+91 ۷۴۸۸۱۳۵۱۵۶

بیادگار

رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ

زیر سرپرستی: حضرت مفتی مجاہد حسین رضوی مصباحی	زیر صدارت: حضرت مفتی انور نظامی مصباحی
زیر حمایت: حضرت مولانا قطب الدین رضوی	زیر ہدایت: حضرت مولانا عرفان عالم مصباحی
زیر عنایت: حضرت حافظ عبد المبین رضوی	زیر قیادت: حضرت مولانا حبیب عالم رضوی

سوغات جمعہ

مجلس ادارت

- مفتی شاہد رضا مصباحی
- مولانا طفیل احمد مصباحی
- مولانا ابوہریرہ مصباحی
- مفتی قطب الدین رضا مصباحی
- مفتی صفی اللہ مصباحی
- مفتی فیضان سرور مصباحی
- مولانا طارق انور مصباحی
- مفتی داؤد علی مصباحی
- مفتی شہباز احمد مصباحی

مجلس مشاورت

مولانا حبیب اختر مصباحی
مفتی ناصر حسین مصباحی
مفتی عالم نوری مصباحی
مفتی سخاوت علی مصباحی
مفتی امام الدین مصباحی
مفتی پرویز عالم مصباحی
مفتی فیض اللہ مصباحی

مولانا احسان الحق مصباحی
مولانا شاداب مصباحی
مفتی رضوان احمد مصباحی
مفتی عبد الوکیل مصباحی
مفتی عاقب جاوید مصباحی
مولانا توفیق عالم مصباحی
مولانا وقار احمد مصباحی

مولانا فیضان رضا علیمی
مفتی رجب علی مصباحی
مفتی روشن ازہری مصباحی
مولانا احمد رضا مصباحی
مولانا مشاہد رضا مصباحی
مولانا شمس الزماں جامعی
مولانا مناظر حسن مصباحی

مولانا صابر علی رضوی
مفتی فیصل رضا مصباحی
مفتی شمیم اختر مصباحی
مولانا غلام ربانی مصباحی
مولانا جاوید اختر مصباحی
مولانا عطاء المصطفی مصباحی
مولانا یونس رضا مصباحی

ناشر:- مجلس علمائے جھارکھنڈ

پیشکش المصباح پرنٹنگ پریس
9199247426
6299758276

توبہ کی فضیلت و اہمیت

مرتب: مفتی رضوان احمد مصباحی

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم! اما بعد قال اللہ تعالی فی القرآن المجید و الفرقان الحمید۔

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"و توبوا إلى الله جميعاً أيها المؤمنون لعلكم تفلحون"

صدق اللہ المولانا العظیم و بلغنا رسولہ النبی الکریم و نحن علی ذالک لمن الشاهدین و الشاکرین و الحمد للہ رب العالمین۔

حضرات محترم! میں نے جس آیت کریمہ کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے اس پر کچھ لب کشائی کروں اس سے پیشتر آئیے ہم اور آپ عقیدت و محبت میں ڈوب کر گنبد خضریٰ کو نگاہوں میں بسا کر اپنے دل کو مدینہ کا آئینہ بنا کر اس رسول ہاشمی کی بارگاہ میں درود و سلام کا خراج عقیدت پیش کریں جن کے لیے رب کعبہ نے سارے جہان کو وجود بخشا۔ پڑھیے درود پاک۔

الھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد بارک وسلم۔

حضرات محترم ! میری معمولات میں یہ بات شامل ہے کہ میں اپنی گفتگو کا آغاز اکتساب فیض کے لیے امام الکلام کلام الامام کے نعتیہ دیوان کے چند اشعار سے کرتا ہوں ، اسی عادت اور معمول کو برقرار رکھتے ہوئے چند اشعار آپ کی سماعتوں کی دہلیز تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں ملاحظہ فرمائیں ۔

امام عشق و محبت، مجدد دین و ملت حضور سرکار اعلی حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ!

اے شافع امم شہ ذی جاہ لے خبر۔

للہ لے خبر میری للہ لے خبر۔

دریا کا جوش، ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا۔

میں ڈوبا، تو کہاں ہے میرے شاہ لے خبر۔

مجرم کو بار گاہ عدالت میں لائے ہیں۔
تکتا ہے بے کسی میں تیری راہ لے خبر۔
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا۔
تیرا ہی تو ہے بندہ ٔدر گاہ لے خبر۔

پڑھیے درود پاک الھم صل علی سیدنا محمد النبی العربی صلی اللہ علیہ وسلم۔

عزیزان گرامی! میری تقریر کا عنوان ہے ،، کامیابی کا سر بستہ راز توبہ میں ہے ،، اور اسی مناسبت سے ہم نے قرآن پاک کی ایک مشہور و معروف آیت کریمہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"و توبوا إلى الله جميعا ايها المؤمنون لعلكم تفلحون"

یعنی اور اے مومنو! تم سب اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ۔

(سورہ :نور – آیت :۳۱)

میں نے اس آیت کریمہ کو اپنی خطابت کا موضوع اس لیے بنایا ہے کہ جس خالقِ کائنات نے لفظ کن سے کائنات کی تخلیق فرمائی،اور اس میں کم و بیش اٹھارہ ہزار عالم کو معرضِ وجود میں لایا،اور ہر عالم میں اپنی مخلوقوں کو بسایا، ان عالم میں بسنے والی ہر ایک مخلوق اپنے خالقِ لم یزل اور مالک حقیقی کی عبادت و ریاضت اور تسبیح و تہلیل میں مصروف عمل ہے،جیسا کہ خود ربّ کعبہ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے!

"يسبح لله ما في السموات وما في الارض"

یعنی زمین و آسمان کی ہر ایک چیز خداوند قدوس کی عبادت و ریاضت اور تسبیح و تہلیل میں محو فگن ہے ۔ (سورہ:جمعہ – آیت:۱)

مگر تمام مخلوقات میں جس کو سب افضل و اعلیٰ رتبہ عطا فرمایا،اور اشرف المخلوقات کی خلعت و تاج سے مرصع فرمایا،اور جس کا ذکر تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ اپنے پاک کلام میں فرمایا،اور اس کی خلقت کی اصل وجہ بھی،،وما

خلقت الجن والانس الالیعبدون،،سے فرمادیا، آج وہی انسان اپنی تخلیق کی وجہ بھول کر دنیا کی رنگینیوں میں کھو گیا ہے۔

یعنی رب کعبہ نے جس انسان کو اپنی عبادت و ریاضت کے لیے پیدا فرمایا۔۔۔۔۔۔ اپنی تسبیح و تہلیل کے لیے عدم سے وجود بخشا۔۔۔۔۔۔ اپنی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے تاج خلقت سے نوازا۔۔۔۔۔۔۔ اپنا ذکر و اذکار کے لیے معرضِ وجود میں لایا۔۔۔۔۔۔۔ اپنی الفت و محبت کے لئے دنیا میں بھیجا۔۔۔۔۔۔۔ آج وہی انسان اس دنیا کی بھول بھلیوں میں گم ہو کر اپنے مالک حقیقی کو بھول بیٹھا ہے۔۔۔۔۔۔ وہی انسان یاد الٰہی سے غافل ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔ اپنی خلقت کی وجہ فراموش کر چکا ہے۔۔۔۔۔۔ کوئی کفر و شرک میں مبتلا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔ کوئی معبودان باطل کی پرستش میں ڈوبا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔ کوئی قتل و غارت کا بازار گرم کرنے میں منہمک ہے۔۔۔۔۔۔۔ کوئی شراب خانوں میں ملۓ کا جام لبوں سے لگانے میں مست ہے۔۔۔۔۔۔۔ کوئی جواخانوں میں جوا کھیلنے میں مشغول ہے۔۔۔۔۔۔۔ کوئی رقص و سرور کی محفلیں سجا کر اس میں ناچنے گانے میں مستغرق ہے۔۔۔۔۔۔۔ کوئی عیش و عشرت کی بہاریں جمع کرنے میں گم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ کوئی ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھانے میں محو ہے۔۔۔۔۔۔ کوئی عشق مجازی کے نظاروں میں الجھا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ کوئی رزق حرام اکٹھا کرنے میں مگن ہے۔۔۔۔۔۔ کوئی غرور و تکبر کے نشہ میں چور ہے۔۔۔۔۔۔ تو کوئی لبادہ شرافت اوڑھ کر ریاکاریوں میں مستور ہے۔۔۔۔۔۔ الغرض ہر انسان گناہوں، برائیوں اور بداعمالیوں کے دلدل میں ڈوبا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ اس لیے ہم نے اس آیت توبہ کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے!

پڑھیے درود پاک الھم صل علی سیدنا محمد بارک وسلم۔

حضرات محترم! آئیے ہم سب سے پہلے توبہ کی معنویت اور اس کی حقیقت پر بھی ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں کہ توبہ کا معنی و مفہوم کیا ہے۔

توبہ کا معنی و مفہوم: توبہ کا لغوی معنی ہے "ندامت" گناہ کا اعتراف،، لوٹ آنا،، رجوع کرنا،، گناہ سے روگردانی کرتے ہوئے اللہ ربّ العزت کی طرف متوجہ ہونا۔

چناں چہ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب،،الرسالہ،،میں تحریر فرماتے ہیں!

"وحقیقۃ التوبۃ فی لغۃ العرب،،الرجوع،،یقال!تاب ای رجع،فالتوبۃ الرجوع عما کان مذموما فی الشرع الی ماھو محمود فیه" (الرسالہ -ص:۹۱)

اور حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں!

"وحقیقۃ التوبۃ فی اللغۃ:الرجوع،یقال تاب فلان من کذا ای رجع عنه،فالتوبۃ ھی الرجوع عما کان مذموما فی الشرع الی ماھو محمود فی الشرع" (الغنیۃ ج۱-ص:۲۲۸)

ترجمہ: لغت عرب میں توبہ کا حقیقی معنیٰ و مفہوم ،،رجوع،، کرنا ہے ، جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے اس بات سے توبہ کر لی یعنی اس نے خلاف شرع امور سے رجعت کرلیا ۔ لہٰذا جو چیز شرعاً مذموم ہے اس سے رجعت کرنے اور شریعت مطہرہ کی پسندیدہ اشیاء کی طرف راغب ہونے کا نام توبہ ہے۔

عزیزان ملت اسلامیہ!

جب یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے کہ انسانوں میں کوئی انسان خطاؤں سے پاک و صاف نہیں ، ہر انسان کسی نہ کسی خطا میں ملوث ہے ۔ اور یہ بات بھی عیاں ہے کہ بندہ جب اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہاتا ہے اور اپنے رب کے حضور رو رو کر اس کی معافی تلافی کی کوشش کرتا ہے تو رب کعبہ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتا ہے اور اس کے درجات کو بلند و بالا فرما دیتا ہے تو آیئے آج ہم اور آپ سب مل کر اس آنے والے مبارک مہینے ماہ رمضان المبارک کا استقبال اور خیر مقدم اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر کے کریں ۔

آؤ اے خدا کے بندو ہم گناہوں سے توبہ کریں ۔ نفاق سے توبہ کریں اور اسلام کو گلے سے لگا لیں ۔۔۔۔۔۔ معصیت سے توبہ کریں اور اطاعت کو اپنا مقصد حیات بنا لیں ۔۔۔۔۔۔ برائیوں سے توبہ کریں اور اچھائیوں کو اپنا لیں ۔۔۔۔۔۔ بدی سے توبہ کریں اور نیکی سے وابستہ ہو جائیں ۔۔۔۔۔۔ بد اعمالیوں سے توبہ کریں اور تقویٰ و طہارت کے دامن میں آجائیں ۔۔۔۔۔۔ کیونکہ اس میں بڑی کامیابی ہے ۔ اور اسی سے ہم رب کی رضا حاصل کر کے جنت کا حقدار بن سکتے ہیں ۔ چناں چہ رب کعبہ ارشاد فرماتا ہے !

"من تاب و آمن و عمل صالحا فاولئك يدخلون الجنة -"

یعنی جو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے ۔ (سورہ :مریم -آیت :۶۰)

ہاں مگر یہ یاد رہے کہ توبہ توبہ کی طرح کی جائے یعنی اپنے گناہوں سے توبہ اس طرح کی جائے کہ پھر اس گناہ کی طرف دوبارہ پلٹ کر نہ جائے ، صرف توبہ توبہ کر لینے کا نام توبہ نہیں ہے ، یا گناہوں پر مصر رہ کر توبہ کرنے کا نام توبہ نہیں ہے بلکہ یہ توبہ کا استہزاء اور مذاق ہے ۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ صدق دل سے اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر اپنے رب کے حضور خطا نہ کرنے کا عہد و پیمان کریں ۔ یہی اصل توبہ ہے اور توبہ کی حقیقت بھی یہی ہے ۔ چناں چہ آقائے دو جہاں ﷺ ارشاد فرماتے ہیں !

"الندمة توبة" یعنی ندامت ہی توبہ ہے ۔ (ابن ماجہ -ج :۲ -ص :۱۴۲۰ کتاب الزھد باب ذکر التوبہ)

اور جب بندۂ خدا اپنے گناہوں پر نادم ہو کر ندامت کے آنسو بہاتا ہے اور اس سے بیزاری کا عزم مصمم کر لیتا ہے تو پھر رب کعبہ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ جیسا کہ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ طبقات الشافعیۃ الکبری میں تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"التائب حبیب اللہ" یعنی توبہ کرنے والا اللہ جل شانہ کا حبیب ہے۔

(طبقات الشافعیۃ الکبری/اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین - ج:۱۰- ص ۶۳- کتاب التوبہ الرکن الاول)

حضرات محترم کلام اس سے نہیں ہے کہ توبہ کرنے والا جوان ہو کہ بوڑھا خواہ وہ جوان ہو یا بوڑھا بہر حال وہ اللہ تعالیٰ کا حبیب ہے۔ مگر جب خدا کا کوئی جوان بندہ اپنی جوانی میں گناہوں سے بیزار ہو کر رب کے حضور حاضر ہوتا ہے تو تمام تائبین سے زیادہ اس جوان بندہ کو اپنا حبیب رکھتا ہے۔ چناں چہ حدیث شریف میں ہے:

"عن انس بن مالك قال: قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ یحب الشاب التائب"

یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ ربّ العزت نوجوان تائب کو اپنا حبیب رکھتا ہے۔

(مسند ابی یعلی/اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین - ج:۱۰- ص:۶۳- کتاب التوبہ الرکن الاول)

اس لیے آؤ مسلمانو! آج اس رمضان المبارک کی آمد کی خوشی میں ہم میں سے ہر ایک شخص اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اپنے تمام تر گناہوں سے توبہ کریں اور اپنے دنیا و آخرت کو بہتر سے بہتر بنائیں۔ کیوں کہ اسی میں ہماری اور آپ کی نجات ہے۔ اسی میں ہماری اور آپ کی کامیابی و کامرانی ہے۔ رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے،، و توبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون۔ اے ایمان والو تم سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ (سورہ: نورہ- آیت:۳۱)

پڑھیے درود شریف الھم صل علی سیدنا محمد النبی العربی صلی اللہ علیہ وسلم.

حضرات محترم!

توبہ رب تبارک و تعالیٰ سے قربت کا بہترین ذریعہ ہے، توبہ نار دوزخ سے نجات کا انمول تحفہ ہے، توبہ خدا کی رضا و خوشنودی کا بے مثال خزانہ ہے، توبہ گناہوں کی مغفرت کا ایک نایاب وظیفہ ہے، توبہ فلاح و بہبود سے ہم کناری کا ایک لاجواب طریقہ ہے، توبہ رسول اکرم ﷺ کی عظیم سنت کریمہ ہے، توبہ جنت جانے کا ایک بے نظیر اور خوب صورت راستہ ہے۔

بتاؤ مسلمانو! اس پوری کائنات میں ہمارے اور آپ کے آقا سب کے داتا حضور خاتم النبیین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، رحمۃ للعالمین، سراج السالکین، محبوب رب العالمین سے زیادہ کوئی تقویٰ شعار بندہ ہے؟ ان سے زیادہ کوئی نیکو کار بندہ ہے؟ ان سے زیادہ کوئی پرہیز گار بندہ ہے؟ ان سے

زیادہ کوئی عبادت گزار بندہ ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں، پھر بھی مصطفیٰ جان رحمت ، شمع بزم ہدایت ، نوشۂ بزم جنت ، گل باغ رسالت سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ سو بار اپنے رب کریم کے حضور توبہ و استغفار فرماتے ۔ چناں چہ حدیث شریف میں ہے!

"فی شعب الایمان عن الاغر قال: سمعت النبی ﷺ یقول: یایها الناس توبوا إلی الله جمیعا ...فانی اتوب الیه کل یوم مائة مرة"

ترجمہ: شعب الایمان میں اغر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ فرما رہے تھے ! اے لوگو تم سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیوں کہ میں اس کی بارگاہ اقدس میں ہر دن سو بار توبہ کرتا ہوں۔ (تفسیر در منثور)

عزیزان گرامی ۔ آپ سبھی جانتے ہیں کہ نبی کون و مکاں حضور مختار کائنات، فخر موجودات ﷺ کی ذات اقدس تمام عیوب و نقائص سے پاک وصاف ہے، تمام خطاؤں اور گناہوں سے مبرا و منزہ ہے، پھر بھی آپ روزانہ سو سو بار توبہ فرمایا کرتے تھے، لیکن ہم گنہگاروں کا حال تو یہ کہ صبح گزرتی ہے تو گناہوں میں، شام گزرتی ہے تو گناہوں میں، دن گزرتے ہیں تو گناہوں میں، رات گزرتی ہیں تو گناہوں میں، کوئی ایسا دن نہیں جو گناہوں سے پاک ہو، کوئی ایسی رات نہیں جو گناہوں سے مبرا ہو، کوئی ایسی صبح نہیں جو گناہوں سے خالی ہو، کوئی ایسی شام نہیں جو گناہوں سے منزہ ہو پھر بھی ہم توبہ سے کوسوں دور ہیں، ذرا سوچو مسلمانو! آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ نسبت ہمیں کس قدر توبہ کرنی چاہیے؟

ہمارے افکار و نظریات گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، ہماری عقل و وجدان گناہوں میں لت پت ہیں، ہمارے قلب و جگر گناہوں سے بھرے پڑے ہیں، ہماری آنکھیں گناہوں میں غوطہ زن ہیں، ہماری کانیں گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، ہماری زبانیں گناہوں کے دلدل میں پھنسی ہوئی ہیں، ہمارے ہاتھ پاؤں سب کے سب گناہوں کے دلدل میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ ہمارا سارا وجود سر سے لے کر پاؤں تک گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے ۔۔۔۔ یہ میں نہیں کہتا بلکہ حدیث رسول ہے!

"عن ابی هریرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ کتب الله علی ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذالك لا محالة، فزنا العین النظر، و زنا اللسان النطق، و زنا الاذنین السماع، و زن الیدین البطش، و زنا الرجلین الخطو، و النفس تتمنی، و الفرج یصدق ذلك او یکذبه"

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ ربّ العزت نے اولاد آدم پر زنا کو مقدر فرما دیا ہے تو یقیناً وہ اس کے حصے میں آئے گا ۔ سنو ! آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے ، اور زبان کا زنا بولنا ہے ، اور کانوں کا زنا سننا ہے ، ہاتھوں کا زنا پکڑنا

ہے ، اور پیروں کا زنا چلنا ہے ، اورنفس اس کا تقاضا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے ۔ (فتح القدیر للشوکانی)

اس حدیث پاک کی روشنی میں بتاؤ مسلمانو! ہمارے جسم کا کون سا ایسا عضو ہے جو گناہوں سے پاک ہے، ہر ایک ایک عضو گناہو میں لت پت ہے ۔ ہمارا سارا وجود گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ساتھ میں تھوڑا آپ اپنے معاشرہ کا بھی جائزہ لے لیں تو معلوم ہو گا کہ آپ کے معاشرہ میں کون کون سی برائیاں پنپ رہی ہیں، کون ایسی برائی ہے جو ہمارے معاشرے میں نہیں ہے ۔۔۔۔۔ کون ایسا گناہ ہے جس سے ہمارا معاشرہ بچا ہوا ہے ۔۔۔۔۔ ہر ایک برائی ہر ایک گناہ ہمارے اور ہمارے معاشرے کے اندر ہے مثلاً، کذب بیانی و دروغ گوئی ہمارے اندر، غیبت و چغل خوری ہمارے اندر، شراب نوشی و جوابازی ہمارے اندر، عیاشی و بدکاری ہمارے اندر ۔ بدمستی و زنا کاری ہمارے اندر، جھوٹ فریب و دغابازی ہمارے اندر، امانت میں خیانت کاری ہمارے اندر، والدین کے ساتھ بدسلوکی ہمارے اندر، فحش بازی و بے حیائی ہمارے اندر، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سے دوری ہمارے اندر ۔ حرام خوری ہمارے اندر، خدا کی نافرمانی ہمارے اندر، فرمان رسول سے بیزاری ہمارے اندر، کون کون سی برائیاں گنائی جائے اور کس کو چھوڑا جائے المختصر یہ کہ ساری برائیاں ہمارے اندر ۔۔۔۔۔۔ پھر بھی رب کعبہ سے بے باکی ۔۔۔۔۔۔ مسلمانو! موت و حیات کی کوئی گارنٹی نہیں کب موت واقع ہو جائے یہ کوئی نہیں جانتا اس لیے آئیے ہم اسی پل کو آخری پل سمجھ کر اپنے تمام تر گناہوں سے توبہ کریں اور رب کعبہ کی رحمت کے سایہ میں پناہ لیں ۔ کیونکہ میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں ۔ *،،التائب من الذنب کمن لاذنب لہ. رواہ مسلم،،* یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں ۔ اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے ۔

(مسلم شریف /بغیۃ الرائد فی تحقیق مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج:۱۰-ص:۳۳۰ کتاب التوبہ)

اور مجدد دین و ملت حضور سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی زبان میں یوں کہو!

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی ۔
ہے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا ۔

ایک واقعہ حدیث پاک کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں!

رُوِی عن جابر بن عبد الله : ان فتى من الأنصار يقال له : ثعلبة بن عبد الرحمن أسلم فكان يخدم النبى - صلى الله عليه وسلم - ، بعثه فى حاجة فمر بباب رجل من الأنصار ، فرأى امرأة الأنصارى تغتسل ، فكرر النظر إليها ، وخاف أن ينزل الوحى على رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - ، فخرج هاربًا على وجهه ، فأتى جبالاً بين مكة والمدينة فولجها ، ففقده رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - أربعين يومًا ، وهى الأيام التى قالوا ودعه ربه وقلى . ثم إن جبريل - عليه السلام - نزل على رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - ، فقال : يا محمد إن ربك يقرأ

عليك السلام ويقول: إن الهارب من بين هذه الجبال يتعوذ بي من ناري. فقال رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم -: يا عمر و يا سلمان انطلقا فأتياني بثعلبة بن عبد الرحمن، فخرجا في أنقاب المدينة فلقيهما راع من رعاء المدينة يقال له \"ذفافة\"، فقال له عمر: يا ذفافة: هل لك علم بشاب بين هذه الجبال؟ فقال له \"ذفافة\": لعلك تريد الهارب من جهنم. فقال له عمر: وما علمك أنه هارب من جهنم؟ قال: لأنه إذا كان جوف الليل خرج علينا من هذه الجبال واضعًا يده على رأسه وهو يقول: يا ليتك قبضت روحي في الأرواح وجسدي في الأجساد، ولم تجردني في فصل القضاء. قال عمر: إياه نريد، قال: فانطلق بهما ذفافة فلما كان في جوف الليل، خرج عليهم من بين تلك الجبال واضعًا يده على أم رأسه وهو يقول: يا ليتك قبضت روحي في الأرواح وجسدي في الأجساد ولم تجردني لفصل القضاء. قال فعدا عليه عمر فاحتضنه فقال: الأمان الخلاص من النار. فقال له عمر: أنا عمر بن الخطاب، فقال: يا عمر: هل علم رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - بذنبي؟ قال: لا علم لي إلا أنه ذكرك بالأمس، فبكى رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم -، فأرسلني أنا وسلمان في طلبك. فقال: يا عمر لا تدخلني عليه إلا وهو يصلي وبلال يقول: قد قامت الصلاة قال: أفعل. فأقبلا به إلى المدينة، فوافقوا رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - وهو في صلاة الغداة، فبدر عمر وسلمان الصف فلما سمع قرأة رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - خر مغشيًا عليه، فلما سلم رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - قال: يا عمر، ويا سلمان، ما فعل ثعلبة بن عبد الرحمن؟ قالا: هو ذا يا رسول الله. فقام رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - فقال: ثعلبة؟ قال: لبيك يا رسول الله، فنظر إليه فقال: ما غيبك عني؟ قال: ذنبي يا رسول الله، قال: أفلا أدلك على آية تكفر الذنوب والخطايا؟ قال: بلى يا رسول الله. قال: قل اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. قال: ذنبي أعظم يا رسول الله، فقال رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم -: \"بل كلام الله أعظم\" ثم أمره رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - بالانصراف إلى منزله، فمرض ثمانية أيام، فجاء سلمان إلى رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم -، فقال: يا رسول الله، هل لك في ثعلبة نأته لما به، فقال رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم -: قوموا بنا إليه، فلما دخل عليه أخذ رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - رأسه فوضعه في حجره فأزال رأسه من حجر رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم -، فقال له رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم -: لِمَ أَزَلتَ رأسك عن حجري؟ قال: إنه من الذنوب ملآن، قال: ما تجد؟ قال: أجد مثل دبيب النمل بين جلدي وعظمي. قال: فما تشتهي؟ قال: مغفرة ربي. قال: فنزل جبريل - عليه السلام - على رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم -، فقال: إن ربك يقرأ عليك السلام ويقول: لو أن عبدي هذا لقيني بقراب الأرض خطيئة لقيته بقرابها مغفرة، فقال له رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم -: \"أفلا أعلمه ذلك؟\" قال: بلى، فأعلمه رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - بذلك فصاح صيحة فمات، فأمر رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - بغسله وكفنه، وصلى عليه، فجعل رسول اللهَ - صلى الله عليه وسلم - يمشي على أطراف أنامله، فقالوا: يا رسول الله، رأيناك تمشي على أطراف أناملك؟ قال: والذي بعثني بالحق نبيًا ما قدرت

أن أضع رجلي على الأرض من كثرة أجنحة من نزل لتشييعه من الملائكة.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ انصار کا ایک نوجوان تھا) جس کی عمر تقریباً اٹھارہ سال تھی (اس نے اسلام قبول کیا ۔ اس کے بعد وہ اکثر آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگا ۔ ایک دن حضور سرکار کائنات ﷺ نے ان کو ایک جگہ کسی کام کے لئے بھیجا ۔ وہ انصار میں سے کسی کے دروازے کے پاس سے گزرے تو ان کی نظر ایک ایسی عورت پر پڑی جو غسل کر رہی تھی پھر انھوں نے قصداً دوبارہ اس عورت کو دیکھا اس کے بعد ان کو خدشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آقاے کریم ﷺ پر میرے اس فعل کے متعلق وحی نازل ہو ۔) اور میں مردود بارگاہ ہو جاؤں (چناں چہ وہ بھاگ کر مکہ اور مدینہ کے درمیان پہاڑوں میں چھپ گئے اور چالیس دن تک حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ کہ آپ کی امت میں سے ایک شخص ایسا ہے جو پہاڑوں میں چھپا ہوا ہے اور مجھ سے میرے غضب اور جہنم کی دہکتی ہوئی شعلوں سے پناہ مانگتا ہے ۔) لہٰذا آپ ذرا ان کی خبر لیں (آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے عمر اور سلمان رضی اللہ عنہما جاؤ اور ثعلبہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈ کر لے آو ۔ چناں چہ وہ دونوں صحابی رسول ان کی تلاش میں نکلے اور تلاش کرتے کرتے اس پہاڑ کے قریب پہنچے جہاں پر حضرت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پناہ گزیں تھے ۔ وہاں پر آپ دونوں کی ملاقات ایک چرواہے سے ہوئی جس کا نام ذفافہ تھا انھوں نے اس سے حضرت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پوچھا تو اس چرواہے نے کہا مجھے اس کے بارے میں کوئی خبر نہیں ہے البتہ یہاں پر کچھ دنوں سے ایک شخص رات کے سناٹے میں آتا ہے اور سجدہ ریز ہو کر خوب گریہ و زاری کرتا ہے اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگتا ہے اور رب کعبہ سے اپنے خطاؤں کی مغفرت چاہتا ہے ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چرواہے سے کہا مجھے اس شخص کے پاس لے چلو جب حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا تو فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ کیا رسول اللہ ﷺ کو میرے گناہ کا علم ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو مجھے نہیں معلوم کہ رسول پاک کو اس کا علم ہوا ہے یا نہیں ، مگر رسول کون و مکاں ﷺ نے ہم دونوں کو آپ کی تلاش و جستجو کے لیے بھیجا ہے ۔ حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے آقائے کریم ﷺ کے پاس اس وقت لے کر جانا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں ہوں ۔ چناں چہ یہ تینوں حضرات حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب کہ آپ ﷺ نماز میں مشغول تھے ۔ حضرت ثعلبہ

حضور ﷺ کی قرآت سن کر بے ہوش ہو گئے ۔ جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان سے فرمایا اے ثعلبہ کس چیز نے تجھے مجھ سے غائب کر دیا ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم !میرے گناہ نے ۔ تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے وہ آیت نہ بتا دوں جو چھوٹے بڑے تمام گناہوں کی معافی کا سبب ہے ۔ حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں ۔ یا رسول اللہ بتا دیجئے تو مختار کائنات ﷺ نے فرمایا کہو ۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار (سورہ البقرہ)

حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا گناہ بہت بڑا ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کا کلام بہت بڑا ہے ۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ کو گھر جانے کا حکم دیا ۔ اس کے بعد حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے اور آٹھ دن تک مرض الموت میں مبتلا رہے ۔ جب غمزدوں کے غمخوار نبی حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کو حضرت ثعلبہ کی بیماری کی اطلاع ملی تو غمزدوں کے غمخوار نبی ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کا سر اپنی گود مبارک میں رکھ لیا ۔ حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اپنا سر زانوے اقدس ﷺ سے ہٹا لیا ۔ حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثعلبہ تم نے اپنا سر میری گود سے کیوں ہٹا دیا؟ حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور اس لیے کہ یہ گناہ سے بھرا ہوا ہے ۔ پھر نبی مکرم ﷺ نے پوچھا کیا تکلیف ہے؟ حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے گوشت پوست اور جلد میں چونٹیاں دوڑ رہی ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہاری کیا خواہش ہے ۔ انھوں نے عرض کیا کہ رب تبارک و تعالیٰ سے مغفرت کی تمنا ہے ۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی دوجہاں ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور یہ پیغام سنایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرا یہ بندہ اگر زمین کے بقدر بھی گناہ لے کر آتا تو میں اس کی ساری خطائیں بخش دیتا ۔

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے یہ خبر حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ کو سنائی ۔ یہ خبر سن کر حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے ایک چیخ ماری اور اپنی جان جان آفریں کر سپرد کر دی ۔ انا للہ وانا الیہ رجعون ۔

پھر انھیں غسل و کفن دیا گیا اور ان پر نماز پڑھی گئی ۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب ان کا جنازہ لے کر چل رہے تھے تو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں کے بل چل رہے تھے ۔ صحابہ نے دریافت فرمایا کہ حضور کیا معاملہ ہے کہ آج آپ اس طرح چل رہے ہیں آقائے دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا : قسم اس ذات کی جس کی دست قدرت میں میری جان ہے اور جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے ۔ ان کے جنازے میں فرشتوں کی اس قدر بھیڑ ہے کہ مجھے پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں مل پا رہی ہے ۔ سبحان اللہ ۔

هذه القصة أخرجها أبو نعيم في\"الحلية\" (۹-۳۲۹)، و ابن قدامة في كتاب \"التوابين\" (ص ۷۲) من طريق سليم بن منصور بن عمار قال: حدثني أبي عن المنكدر بن محمد بن المنكدر عن أبيه عن جابر بن عبد الله الأنصاري به)

عزیزان ملت اسلامیہ!

آپ ذرا اس واقعہ کو انصاف کے ترازو میں تول کر دیکھیں اور بتائیں کہ صحابی رسول حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے وہ کون سا گناہ سرزد ہو گیا تھا کہ انھیں پہاڑ کے دامن میں پناہ لینا پڑا، وہ کون سی خطا واقع ہو گئی تھی کہ وہ رحمت دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکے، آخر انھیں کس جرم و خطا نے بارگاہِ مصطفی ﷺ سے دور کر دیا؟ کیا ان کا جرم و گناہ اتنا بڑا تھا کہ اس کی معافی تلافی نہیں ہوسکتی تھی ؟ کیا ان کی خطا اتنی بڑی تھی کہ ان کی مغفرت نہیں ہو سکتی تھی ؟ نہیں ان کا گناہ اتنا بڑا نہ تھا کہ اس کی بخشش و مغفرت نہیں ہو سکتی تھی، ان کی خطا اتنی بڑی نہ تھی کہ معافی تلافی نہیں ہوسکتی تھی، بلکہ ان کا گناہ ایک ادنیٰ اور معمولی سا گناہ تھا جس کی بخشش و مغفرت ہو سکتی تھی ۔ ان کا گناہ یہی تھا کہ انھوں نے ایک غیر محرم عورت کو دیکھ لیا تھا ۔ اگر وہ چاہتے تو اپنے اس جرم و خطا کو اپنے دل میں چھپا کر شان سے عزت کی زندگی گزار سکتے تھے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ سب کچھ چھوڑ کر توبہ کی غرض سے پہاڑ کو اپنا پناہ گاہ بنایا اور خدا و رسول کی رضا و خوشنودی کے لیے اپنے وجود کو لگا دیا ۔ بتاؤ مسلمانو ! کیا آج ہم وہ گناہ نہیں کرتے ، ہم تو اس سے بھی بڑے بڑے گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ کون سا گناہ ہے جو ہم نہیں کرتے سارے گناہ ہمارے اندر ہیں پھر بھی ہمارے دلوں میں نہ خوف خدا ہے اور نہ شرم نبی ۔ اے مسلمانو ! کب تک ہم گناہوں کے دلدل میں پھنسے رہیں گے ، آؤ اب ہم اپنے دلوں میں خوف خدا اور شرم نبی پیدا کریں اور اپنے تمام تر گناہوں سے اللہ رب العزت کے حضور توبہ کریں اور نیک اعمال میں اپنی زندگیاں صرف کریں اگر ہم نے ایسا کر لیا تو یقینا باغ جنت ہمارا مشتاق ہو گا ۔ ان شاءاللہ الرحمٰن ۔

حضرات محترم آپ تاریخ کی اوراق گردانی کر کے دیکھیں گے اور اپنے اسلاف کی سوانح پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں گے تو معلوم ہو گا کہ اولیائے کاملین کی ایک لمبی فہرست ہے جنھیں توبہ کے بعد اللہ رب العزت نے ایک اونچا اور ارفع و اعلیٰ مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے ۔ وقت کی نزاکت دامن گیر ہے ورنہ چند واقعات گوش گزار کرتا ۔

پڑھیے درود پاک اللھم صل علی سیدنا محمد و بارک وسلم ۔

حضرات محترم! آخر میں چلتے چلاتے ایک اور بات سماعت کر لیں کہ ہمارے معاشرے میں ایک برائی بہت عام ہو گئی ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اس

پر ندامت کے آنسو بہاتا ہے اور وہ اس سے توبہ کر کے رب کے امان میں پہنچ جاتا ہے تب بھی ہمارے معاشرہ کے لوگ اسی گناہ کو لے کر اس شخص پر لعن و طعن کرتے رہتے ہیں جبکہ ایسا نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ ہمارے آقا تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ حضور احمد مجتبیٰ روحنا فدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے ۔

حدیث شریف میں ہے!

عن معاذ قال قال رسول الله ﷺ من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله يعني من ذنب قد تاب منه - رواه الترمذی-

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ! جو شخص اپنے بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے ملامت کرے تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خود اس گناہ کو نہ کر لے جب کہ اس نے توبہ کر لی ہو ۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے ۔ (مشکاۃ شریف -ج - :۲ ص :۱۵۸)

لہٰذا ہم سبھوں پر لازم ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے توبہ شدہ گناہ پر لعن طعن کر کے اس کی دل آزاری نہ کریں ۔ بلکہ اس کے ساتھ حسن سلوک اور رواداری کا معاملہ کریں کیوں کہ لعنت و ملامت کے بہت سارے دینی و دنیاوی نقصانات ہیں ۔ اللہ رب العزت ہم سبھوں کو لعنت و ملامت کرنے سے بچائے اور تمام تر برائیوں سے محفوظ و مامون رکھے اور نیکیاں کرنے کی توفیق و رفیق عطا فرمائے ۔

یہ قصۂ لطیف ابھی ناتمام ہے ۔
جو کچھ بیان ہوا آغاز باب تھا

و آخر دعوانا الحمد لله رب العالمین۔

بقلم: رضوان احمد مصباحی.
رکن مجلسِ علماء جھار کھنڈ ۔